بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

اس شمارے میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے دو اہم مضامین شامل کئے گئے ہیں ان میں سے پہلے مضمون میں اسلامی تاریخ میں 'عقل' اور 'نقل' کی قدیم کشمکش کے حوالے سے برصغیر پاک و ہند کے دو متضاد لیکن نمائندہ مکاتبِ فکر یعنی علی گڑھ اور دیوبند کا نہایت جامع انداز میں ایک مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اور دوسرے مضمون میں، جو قدرے مفصّل ہے، علم و فکر کے اُن چند درمیانی دھاروں کا ذکر ہے جو اس صدی کے دوران ان انتہاؤں کے مابین سے پھُوٹے۔ یہ درمیانی دھارے دراصل علی گڑھ اور دیوبند کی دو انتہاؤں کے مابین حائل خلیج کو پاٹنے کی کوشش کا مظہر ہیں۔ یہ دونوں مضامین جو آج سے بیس برس پہلے سپردِ قلم کئے گئے تھے[1] بنیادی طور پر تجزیاتی نوعیت کے ہیں اور ان کے ذریعے برصغیر کی ماضی قریب کی تاریخ میں قدیم و جدید کی آویزش اور ان میں باہم امتزاج پیدا کرنے کی مساعی کا ایک واضح خاکہ سامنے آجاتا ہے۔ ان مضامین کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ ان میں ماضی قریب کی بعض دینی و علمی شخصیات کی کردار نگاری اس خُوبی سے کی گئی ہے کہ ان شخصیات کی علمی و فکری کاوشوں کے ناقدانہ جائزے کے ساتھ ساتھ ان کی مزاجی ساخت اور طبعی میلانات کا ایک بھرپُور خاکہ بھی سامنے آتا ہے۔

ہم اس شمارے میں مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کے اُس خط کا عکس بھی شائع کر رہے ہیں جس میں اُنہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب کے اِن مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے بھرپُور انداز میں تحسین بھی فرمائی ہے اور تصویب بھی، اور مولانا کا تبصرہ بلاشبہ ایسا ہے کہ اس کے بعد مزید کوئی تبصرہ کرنا ان مضامین کی وقعت اور قدر و قیمت کو گھٹانے کا باعث تو ہو سکتا ہے، اضافہ کا نہیں!

---

[1] یہ مضامین ۶۸ء کے دوران ماہنامہ میثاق میں شائع ہوئے تھے۔